REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

یوم یکشنبہ

روزنامہ

فی پرچہ ۱۰ آنے پیسے

الفضل ربوہ

۹ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۱۵ شہادت ۱۳۴۱ ہش ۔ ۱۵ اپریل ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۴ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نسبتاً اچھی رہی الحمد للہ۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ حسب معمول کل بھی حضور سیر کیلئے تشریف لے گئے تھے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھُمَّ آمین

حضرت سیدہ اُم وسیم احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ اپریل۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی طبیعت بلڈ پریشر کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔ احباب جماعت سیدہ موصوفہ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کی ۴۳ ویں سالانہ کانفرنس

ڈھاکہ ۱۴ اپریل۔ محترم ایس ایم حق صاحب امیر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کی ۴۳ ویں سالانہ کانفرنس مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ سے شروع ہو رہی ہے۔ احباب جماعت کانفرنس کی کامیابی اور اس کے بہتر نتائج رونما ہونے کے لئے دعا کریں۔

پاکستان کی اقتصادی ترقی میں کوئی رکاوٹ پیدا ہونے کا امکان نہیں ہے

پانچ سالہ منصوبے کے دوسرے اور تیسرے سال کیلئے زرمبادلہ استعمال کرنیکے سلسلہ میں ابتدائی کام مکمل ہو گیا

(محمد شعیب)

راولپنڈی ۱۴ اپریل۔ اقتصادی رابطہ کے وزیر مسٹر محمد شعیب نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان نے دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کے دوسرے اور تیسرے برس کے لئے زرمبادلہ کی امداد استعمال کرنے کے سلسلہ میں کافی ابتدائی کام کر لیا ہے۔ اور اس سے فائدہ اٹھانے کے متعلق امدادی ملکوں سے بڑی حد تک سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس امداد کا ایک چوتھائی حصہ نجی سیکٹر میں صنعتی ترقی کے کام پر خرچ کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کے دوسرے اور تیسرے برس کے ترقیاتی پراجیکٹوں کے لئے پاکستان کو بیرونی ملکوں نے ۹۴ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔

ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر محمد شعیب نے کہا کہ سیم اور تھور کے سدباب کے متعلق امریکی ماہروں کی رپورٹ اسی ماہ موصول ہونے کا امکان ہے۔ اقتصادی رابطہ کے وزیر نے کہا کہ سیم و تھور پر کنٹرول کے منصوبوں کے لئے ضروری زرمبادلہ حاصل ہو جائے تو پاکستان ملکی کرنسی میں اس منصوبے کے مصارف کسی نہ کسی طرح پورے کرے گا۔ آپ نے کہا کہ دوسرے ترقیاتی منصوبہ کے چوتھے اور پانچویں برس کے متعلق پاکستان کی ضروریات کے متعلق معلومات کنسورشیم کے آئندہ اجلاس میں پیش کر دی جائیں گی۔ جو جنوری ۱۹۶۳ء میں منعقد ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ انقلابی حکومت کے دور میں پاکستان کی اقتصادی ترقی کی رفتار بڑی حوصلہ افزا رہی ہے۔ اور اس معاملہ میں پاکستان ایسے مقام پر پہنچ چکا ہے۔ جہاں پاکستان کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

— پیرس ۱۴ اپریل۔ فرانس کے وزیراعظم موسیو دیبرے آج پیرس میں اپنی کابینہ کے آخری اجلاس کی صدارت کریں گے۔ اس اجلاس میں وہ اپنا استعفیٰ پیش کر دیں گے اور پیر کے روز فرانس کی نئی حکومت اپنا عہدہ سنبھال لے گی۔

جناب ایم۔ ایم احمد مرکزی حکومت میں شامل نہیں ہونگے

صوبائی حکومت کو ان کی خدمات کی ایک طویل عرصہ کیلئے ضرورت ہے

لاہور ۱۴ اپریل۔ حکومت مغربی پاکستان نے متعلقہ مرکزی حکام کو مطلع کیا ہے کہ مغربی پاکستان کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری جناب ایم ایم احمد کو مرکز میں فنانس سیکرٹری کا عہدہ سنبھالنے کے لئے فارغ کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں جو مراسلہ بھیجا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ انتظامی ڈھانچہ کی تنظیم نو کے بعد اس کو خاطر خواہ طریق پر چلانے اور اس کی نگرانی کے فرائض سرانجام دینے کے سلسلہ میں صوبائی حکومت کو جناب ایم ایم احمد کی خدمات ایک طویل عرصہ تک درکار ہونگی۔

یاد رہے مرکزی حکومت نے کچھ عرصہ ہوا جناب ایم ایم احمد کو جناب حافظ عبدالمجید کی جگہ مرکزی محکمہ خزانہ کا سکرٹری مقرر کرنے کے لئے صوبائی حکومت سے انکی خدمات طلب کی تھیں۔ حافظ عبدالمجید ریٹائر ہونے کے بعد پانچ سال کے لئے آئی ایل او میں چلے گئے ہیں۔ (سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۴ اپریل ۱۹۶۲ء)

ٹڈیوں کے انڈے تلف کرنے میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی قابل قدر مساعی

تین سو ایکڑ رقبہ میں سوا سو خدام نے صبح سے شام تک جراثیم کش دوائیں چھڑکیں

محکمہ زراعت کے ساتھ تعاون اور خدمت خلق کی شاندار مثال

ربوہ ۱۴ اپریل۔ کل مورخہ ۱۳ اپریل بروز جمعہ مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے قریباً سوا سو خدام نے علاقے کے زرعی کارکنوں کی درخواست پر ڈاور کے آس پاس تین سو ایکڑ رقبہ میں ٹڈیوں کے انڈے تلف کرنے میں نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ خدام نے صبح سے شام تک اس سارے علاقہ میں جراثیم کش دوائیں چھڑکیں اور اس طرح فصلوں کو تباہی سے محفوظ کر کے محکمہ زراعت کے ساتھ تعاون اور خدمت خلق کی شاندار مثال قائم کر دکھائی۔ یاد رہے زرعی کارکنوں کی درخواست پر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے ۳۰ مارچ کو بھی اس علاقے میں ٹڈیوں کے انڈے تلف کرنے کی مہم کو کامیاب بنانے میں زرعی کارکنوں کا ہاتھ بٹایا تھا۔ مورخہ ۳۰ مارچ کو خدام نے علاقے کے زرعی کارکنوں کی زیر ہدایت اس علاقے کے گرد جس میں ٹڈیوں نے انڈے دیئے تھے ڈیڑھ فٹ گہری اور ۱۴۰۰ فٹ لمبی نالی کھودی تھی۔ اب دوسرا مرحلہ جراثیم کش دوائیں (باقی ص)

(باقی ص)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی طبیعت ... بخار ... احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ اپریل ۶۲ء

مسلمانوں کی کامیابیوں کی کلید ایمان ہے

مغرب کی موجودہ علوم و فنون اور سائنسی ترقیوں نے مشرقی اقوام کے دلوں میں جو احساس کمتری پیدا کر دیا ہے اس سے مذہب بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا چنانچہ خود مسلمان اقوام بھی اسلامی اصولوں میں بھی بزعم خود خامیاں محسوس کرنے لگی ہیں اور مغربی معاشرہ کے اصولوں پہ اسلام کو قربان کرنے پر آمادہ نظر آتی ہیں حالانکہ علوم و فنون اور سائنس میں ترقی ایک علیحدہ چیز ہے اور معاشرہ کے اصول علیحدہ حیثیت رکھتے ہیں مگر اکثر مرعوبیت کی وجہ سے بعض لوگ ایسے بوکھلا گئے ہیں کہ ان کے خیال میں مغربی ترقیوں کا راز مغربی معاشرہ کے ساتھ وابستہ ہے اور اس کا اثر یہاں تک ہے کہ اسلامی اصولوں کو خواہ وہ معاشرہ کی پاکیزگی کے لئے گذشتہ تجربہ میں بھی کتنے بہتر ثابت ہو چکے ہوں۔ پھر بھی یہ مخالط خوردہ لوگ ان کو بدل کر ان کی جگہ مغربی معاشرہ کے اصولوں کو اپنانا ترقی کا نشان اور ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ذیل میں ہم ایک نوٹ کا اکثر حصہ صدق جدید لکھنؤ سے اسی ضمن میں درج کرتے ہیں:۔

" انڈین اکسپرس ۹ مارچ میں اکسپرس نیوز سروس کے حوالہ سے:۔

"علیگڑھ ۷ مارچ ڈاکٹر اے اے فیضی نے کل یہاں یونیورسٹی میں اپنے توسیعی لیکچر میں زور اس پر دیا کہ اسلامی قانون کو ماڈرن فکر و احساس کے قریب لایا جائے۔ انہوں نے ان مسلم ملکوں کے حوالہ دئے۔ جہاں قانون کو حالات حاضرہ کے مطابق ڈھال دیا گیا ہے اور یہ بھی کہا کہ ٹرکی میں منصب خلافت کی منسوخی نے اسلامی قانون کی اصلاح فرنچ قانون کے سانچے کے مطابق کر دی اور کہا کہ پھر یہی صورت مصر میں بھی پیش آئی۔ انہوں نے مثال میں کئی موجودہ مسلم قانون پیش کئے جو ناقص ہیں اور خصوصیت کے ساتھ وہ قانون جو عورت کی حیثیت و مرتبہ سے متعلق ہیں اور اس پر زور دیا کہ ان کو ماڈرن فکر و احساس کے مطابق لانا چاہیئے۔ ڈاکٹر فیضی نے تیونس و پاکستان کے اصلاح شدہ قوانین کی داد دی خصوصاً طلاق و تعدد ازدواج سے متعلق اور امید ظاہر کی کہ ہندوستان میں بھی انہیں خطوط پر کارروائی کی جائے گی۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔ فیضی صاحب ہوں یا کوئی اور۔ بہر حال ان سب جہر بانیوں کو سب سے پہلے یہ طے کرنا ہے کہ اسلام آیا ایک مکمل نظام زندگی کا نظام ہے یا نہیں؟ اگر ان کے نزدیک نہیں ہے تو جہاں اور بہت سے غیر مسلم اسلام دوست ہیں وہیں ایک یہ بھی سہی۔ لیکن اگر ان کا عقیدہ اسلام کے ایک مکمل نظام زندگی ہونے کا ہے تو خدارا وہ غور فرمائیں کہ ایسے مشوروں میں کوئی شائبہ ہی معقولیت کا ہے؟۔ تبلیغ تو یہ ہونا چاہیئے کہ دنیا جن میں غلط راستوں پر چل چکی اور چل رہی ہے انہیں کی اصلاح کے لئے تو اسلام آیا ہے۔ تو اے نوجوان علیگڑھ تو انہیں راستہ دکھا اور ان کے طریقوں کی گمراہیاں ان پر واضح کر کے انہیں روشنی دکھا۔ یا بجائے اس کے الٹی یہ تبلیغ کہ اے علیگڑھ تیرے پاس روشنی کہاں۔ تو تو اندھیرے میں پڑا ہوا ہے۔ روشنی تو پیرس اور لندن، ماسکو اور نیویارک میں ہے تو وہاں سے روشنی مانگ کر لا۔ تیرے مکے اور مدینے نے تجھے بتایا تھا کہ زنا ایک بدترین جرم ہے۔ مادی و روحانی دونوں قسم کی مضرتوں کا جامع۔ فرد اور معاشرہ دونوں کو تباہ کر ڈالنے والا تو نہ صرف اس سے، بلکہ اس کے سارے مقدمات، محرکات و دواعی سے بچ ــــ تو نظریں نیچی رکھ۔ تو مخلوط معاشرہ سے بچ تو نامحرم کے خرام ناز سے بھی اپنے کو بچا مگر آج سے تو سمجھ لے کہ یہ سارا فلسفہ ہی غلط تھا۔ اب تو بے محابا ناچ رنگ میں مبتلا ہو، ہر نامحرم سے اختلاط کی آخری حد تک چلا جا۔ نفس پرستی اور شہوانیت کے سارے تقاضے کھلے خزانے پورے کر۔ بس ایک نام۔ دوسرے نکاح کا ہرگز زبان پر نہ لا۔ اسلام کو اگر باقی رکھنا ہے تو اس کے سوا چارہ نہیں کہ اسکو۔ اس "ازم" یا اس ازم، غرض کسی نہ کسی ماڈرن ازم کے تابع بنا کر اس کے طفیلی یا تتمہ کی حیثیت سے باقی رکھ!

اپنے ہوش و خرد سے ذرا کام لیجئے اور سوچئے کہ فیضی صاحب کی تبلیغ کا خلاصہ اس کے سوا اور کیا ہے؟ وہی غیروں سے بے پناہ مرعوبیت اور اپنا احساس کمتری!

(صدق جدید لکھنؤ ۲۳ مارچ ۶۲ء)

یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ مرض کوئی آج ہی پیدا نہیں ہوا بلکہ انگریز کے یہاں آنے کے ساتھ ہی جب مغربی خیالات کی تعلیم ہونے لگی تھی تو ایک گروہ خود مسلمانوں میں بھی پیدا ہو گیا تھا جو اسلام کے اصولوں کو دقیانوسی سمجھنے اور مغربی رسم و رواج کو سراہنے لگا تھا۔ سر سید مرحوم نے مسلمانوں کو نئے علوم و فنون کی طرف توجہ دلانے کے لئے اسلامی اعتقادات کو مغربی نیچری اصولوں کے پیمانوں سے ناپنا اور تولنا شروع کر دیا اور اسلام کی ایسی توجیہات کر ڈالیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگرچہ موجود ہے مگر اس نے قانون قدرت بنا کر اپنے آپ کو اس کا مقید بنا لیا ہے اور اب وہ ان قوانین کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے اسی تعطل کے تصور کا نتیجہ سیدھا دہریت کی آغوش میں پہنچاتا ہے۔

یہ تو خیر ایک ذہنی سوال تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے دفاع کرنے والے ایسی ذہنیت کی تردید کر سکتے ہیں۔ تعجب تو اس بات پر ہے کہ اس نئی تحریک کا یہ اثر ہوا کہ بعض لوگوں نے مغربی ترقیوں کو مغربی معاشرہ کے اصولوں کے ساتھ بھی وابستہ کر دیا اور اسلام کے بعض اصولوں پر اعتراضوں کی بوچھاڑ محض اس لئے کر دی گئی کہ مغربی معاشرہ میں وہ اصول پسندیدہ نہیں سمجھے جاتے۔ اگرچہ بہت سے اہل علم حضرات نے سر سید مرحوم کی تردید بڑے زور شور سے کی لیکن ان سے یہ غلطی ہوئی کہ بجائے دانشمندانہ طریق اختیار کرنے کے انہوں نے تعصب کا طریق اختیار کیا جس سے مغربی خیال کے لوگوں کو بجائے ضعف کے اور بھی تقویت پہنچی اور اب یہ حالت ہے جس کا تھوڑا سا ذکر صدق جدید کے اوپر کے حوالے سے معلوم ہوتا ہے۔

سر سید مرحوم کے نئے خیالات کی تردید کرنے والوں میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت معقول طریق اختیار کیا اور کئی ایک تحریروں کے ذریعہ ان کی غلطیوں کو واضح کیا۔ علاوہ ازیں آپ نے بڑے زور سے مغربی دنیا کی اندھا دھند تقلید کی مخالفت فرمائی۔ ہم آپ کی ایسی تحریروں میں سے ایک حصہ ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ یہ تقریر آپ نے نواب عماد الملک فتح نواز جنگ سید مہدی حسین صاحب بار ایٹ لاء جو علی گڑھ کے ٹرسٹی تھے اور آپ سے نہایت شوق سے ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے مخاطب کر کے فرمائی تھی ملاحظہ ہو:۔

"اسلام جو یہ ایمانی قوت لے کر آیا تھا بہت ضعیف ہو گیا ہے اور عام طور پر مسلمانوں نے محسوس کر لیا ہے کہ وہ کمزور ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ آئے دن جلسے اور مجلسیں ہوتی رہتی ہیں اور نت نئی انجمنیں بنتی جاتی ہیں جن کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ اسلام کی حمایت اور امداد کے لئے کام کرتی ہیں مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ان مجلسوں میں قوم قوم تو پکارتے ہیں۔ قومی ترقی قومی ترقی کے گیت گاتے ہیں لیکن کوئی مجھ کو یہ بتائے کہ کیا پہلے زمانے میں جب قوم بنی تھی وہ یورپ کے اتباع سے بنی تھی؟ کیا مغربی قوموں کے نقش قدم پر چل کر انہوں نے ساری ترقیاں کی تھیں۔ اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ ہاں اسی طرح ترقی کی تھی تو بے شک گناہ ہو گا اگر ہم اہل یورپ کے نقش قدم پر نہ چلیں۔ لیکن اگر ثابت نہ ہو اور ہرگز ثابت نہ ہو گا پھر کس قدر ظلم ہے کہ اسلام کے اصولوں کو چھوڑ کر، قرآن کو چھوڑ کر جس نے ایک وحشی دنیا کو انسان اور انسان سے باخدا انسان بنایا۔ ایک دنیا پرست قوم کی پیروی کی جاوے جو لوگ اسلام کی بہتری اور زندگی مغربی دنیا کو قبلہ بنا کر چاہتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔ قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہو گئے۔ ابتداء میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصے میں نہ آیا تھا وہ قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے اور ان ہی کی اطاعت اور پیروی میں دن رات کوشاں تھے ان لوگوں کی پیروی کسی رسم و رواج تک میں بھی نہ کرتے تھے جن کو کفار کہتے ہیں جب تک اسلام اس حالت میں رہا وہ زمانہ اقبال اور عروج کا رہا۔ اس میں سِر تھا:۔

خدا داری چہ غم داری

مسلمانوں کی فتوحات اور کامیابیوں کی کلید بھی ایمان تھا۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۶-۱۵۷)

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

نیا تبلیغی نظام ۔ کامیاب تقاریر ۔ لٹریچر کی اشاعت ۔ اہم تقریبات میں شرکت ۔ لجنہ اماءاللہ کا قیام

احمدیہ مسلم مشن یوگنڈا کی ششماہی رپورٹ

از مکرم عبدالکریم صاحب شرما بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۲)

تقریبات

یوگنڈا کے پرائم منسٹر Mr Benedicto Kiwanuka کیبنٹ کے چاد وزراء کے ساتھ جب بوسوگا ڈسٹرکٹ کے دورہ پر آئے تو یہاں کی ڈیموکریٹک پارٹی نے ان کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ خاکسار اور مکرم غلام احمد صاحب حفیظ سکرٹری جماعت احمدیہ جنجہ بھی مدعو تھے۔ وزیراعظم اور ان کے رفقاء سے تعارف حاصل ہوا۔ اور سلسلہ کے متعلق ان کو معلومات بہم پہنچائیں۔ اس موقعہ پر ایک پبلک جلسہ میں جب وزیراعظم تقریر کر چکے۔ تو خاکسار نے ان کو لائف آف محمد کتاب تحفۃً پیش کی۔ جس پر انہوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ ایک افریقی مسلمان جو اسمبلی کے ممبر ہیں وہ بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ بعد میں میرے پاس آئے اور پوچھنے لگے کیا آپ احمدی ہیں۔ میں نے کہا ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہوں کہنے لگے ہاں میں اسی وقت بھانپ گیا تھا کہ آپ ضرور احمدی ہی ہوں گے۔ کیونکہ یہ شرف احمدیوں کو ہی حاصل ہے۔ کہ وہ تبلیغ اسلام کے کسی موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ جن دنوں خاکسار ممباسہ گیا ہوا تھا۔ خاکسار کی غیر حاضری کے دوران یوگنڈا میں پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کی صاحبزادی مسز اندرا گاندھی آئیں کمپالہ میں ہندوستانی پبلک نے ان کا گرمجوشی سے خیر مقدم کیا۔ ایک پبلک تقریب میں مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب نے ان کو انگریزی ترجمۃ القرآن پیش کیا۔ جب وہ جنجہ تشریف لائیں تو مکرم خلیل صاحب نے ان کو سواحلی ترجمۃ القرآن پیش کیا اور ایڈریس بھی دیا۔ جس کو ہندو پبلک نے بہت سراہا۔ اخبارات میں بھی اس کا چرچا ہوا اور ریڈیو نے بھی اس خبر کو نشر کیا۔

مسٹر ذکریا کنسریٹو ایک مخلص احمدی احمدی نوجوان ہیں اور کمپالہ جماعت کے سکرٹری تبلیغ ہیں۔ انہوں نے کمپالہ کے قریب اپنے ایک پلاٹ میں نرسری سکول کھولا ہے۔ سکول کی بنیاد کمپالہ کے مبلغ حکیم محمد ابراہیم صاحب نے رکھی۔ اس تقریب میں امریکہ کے وائس قونصل ایک جرمن جرنلسٹ مکریرے کالج کے پروفیسر ہمایوں علاقہ کے سازا چیف۔ اور افریقی اور ہندوستانی معززین قریباً دو صد کی تعداد میں شامل ہوئے۔ حکیم صاحب نے بنیاد رکھنے کے بعد اپنی تقریر میں احمدیہ مشنوں کی سرگرمیوں سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ اس موقعہ پر امریکن وائس قونصل۔ علاقہ کے چیف اور جرمن سیاح اور بعض دیگر لوگوں نے بھی تقاریر کیں۔ اور مشن کے کام کو سراہا۔ اخبارات اور مقامی ریڈیو نے اس خبر کو نشر کیا۔ اسی طرح مکرم حکیم صاحب اور خلیل صاحب نے انڈیانا یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر اپٹن کو جنہوں نے یہاں جرنلزم پر لیکچر دیئے تھے ایک تقریب میں قرآن کریم انگریزی اور سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا۔ اس موقعہ پر پریس اور گورنمنٹ کے محکمہ انفارمیشن کے نمائندے بھی موجود تھے۔ قرآن کریم پیش کرنے سے پہلے جب مکرم خلیل صاحب نے قرآن کریم کے ایک رکوع کی تلاوت کی۔ تو پروفیسر صاحب اور حاضرین احتراماً کھڑے ہو گئے۔ قرآن کریم لیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پہلی دفعہ مجھے اسلامی لٹریچر ملا ہے۔ میں اسلام کا اب مطالعہ کرونگا۔

پادریوں سے گفتگو

ممباسہ میں ایک راسخ العقیدہ انگریز پادری رہتے ہیں۔ جب کبھی راستہ میں ان سے ملاقات ہوتی وہ کہتے بھائی خداوند یسوع مسیح نے تمہاری خاطر صلیب پر جان دے دی۔ ایمان لاؤ تا نجات پاؤ۔ گفتگو جب آگے بڑھتی۔ تو وہ عدیم الفرصتی کا عذر کر کے چل دیتے۔ ایک دن ایک نوجوان کو ساتھ لے کر ان سے ملاقات کی۔ اور ان سے ورثہ کے گناہ اور کفارہ مسیح پر تفصیلی گفتگو ہوئی باوجود اسلامی علاقہ میں رہنے کے میں نے دیکھا کہ اسلام کے متعلق ان کی معلومات نہایت ناقص تھیں۔ میں نے ان کو مشورہ دیا کہ اسلام کے متعلق صحیح معلومات کے لئے آپ عیسائی مصنفین کی کتب پر بھروسہ نہ کریں۔ بلکہ مسلمانوں کی تصنیفات کو پڑھیں۔ میں نے کہا اگر آپ چاہیں تو میں آپکو کتاب دوں۔ کہنے لگا اچھا آپ دیں میں پڑھوں گا۔ میں نے ان کو اسلامی اصول کی فلاسفی بھجوا دی۔ کچھ عرصہ کے بعد ملاقات کو گیا۔ کہنے لگے کتاب پڑھی ہے بڑی قابل قدر کتاب ہے۔ دل چاہتا ہے کہ یہ کتاب میرے پاس رہے۔

برادرم حکیم صاحب کے ساتھ ایک دن بشپ ٹکر کالج کے پرنسپل کو ملنے گیا۔ اتفاق سے ان کے ہاں کینیڈا سے ایک نوجوان پادری بمعہ اہلیہ کے آئے ہوئے تھے۔ پرنسپل صاحب نے ان سے بھی تعارف کرایا۔ کہنے لگے جب وہ کالج میں پڑھتے تھے۔ تو ان کے ایک پروفیسر نے احمدیہ تحریک کے متعلق بتایا تھا۔ کہ ان کے مبلغین نہایت قابلیت سے اسلام کا دفاع کرتے ہیں۔ اور اسلام کی اشاعت کا خاص ولولہ اور جوش ان میں پایا جاتا ہے طلباء کے کہنے پر پروفیسر صاحب نے وعدہ کیا تھا۔ کہ اگلی ٹرم میں احمدیت کے متعلق مزید معلومات بہم پہنچائیں گے۔ پھر موقعہ نہ ملا کہنے لگے اب مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ ان کو احمدیت کے متعلق معلومات دی گئیں اور دوستانہ ماحول میں بہت سے مسائل پر گفتگو ہوئی۔ پرنسپل صاحب نے خواہش کی کہ سلسلہ کا سارا انگریزی لٹریچر انہیں پہنچایا جائے وہ خریدنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان کو لٹریچر بھجوایا گیا۔

کمپالہ میں مکریرے کالج کے قریب امریکن مشن نے ایک بڑا سا خیمہ نصب کیا ہوتا ہے۔ اتوار کے روز وہاں پر وہ عیسائیت کی منادی کرتے ہیں۔ ایک دن برادرم حکیم صاحب بعض دوستوں کے ہمراہ اس خیمہ میں جا نکلے۔ دیکھا کہ ایک افریقی مناد اپنی تقریر میں کہہ رہا ہے کہ میں ممباسہ کا رہنے والا ہوں۔ پہلے مسلمان تھا لیکن اسلام مجھے گناہوں سے پاک نہیں کر سکا۔ بالآخر خداوند یسوع مسیح نے دستگیری کی۔ اور مجھ کو گناہوں سے نجات

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جماعت کے ہر فرد کو چندہ ادا کرنے کا عہد کرنا چاہیئے

"چاہیئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کرونگا کیونکہ جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔ بہت لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اس بات کا علم نہیں کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہیئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو۔ تو خدا تعالےٰ سے پکا عہد کر لو۔ کہ اس قدر چندہ دیا کروں گا۔ اور ناواقف لوگوں کو بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں۔ اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے۔ تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندے کے لئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے۔ ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ اگر کوئی چار روٹیاں کھاتا ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ ایک روٹی کی مقدار اس میں سے اس سلسلہ کے لئے بھی الگ کر رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کے لئے اس طرح سے نکالا کرے۔"

(البدر ۷ جولائی ۱۹۰۳ء)

بخشی۔ حکیم صاحب یہ سن کر سٹیج پر پہنچ گئے اور مقرر کو مخاطب کر کے کہنے لگے جناب میں ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں آپ کہتے ہیں کہ آپ مسلمان تھے۔ مسلمانوں میں کئی فرقے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کا تعلق کس فرقہ سے تھا کہنے لگا۔ محمدیہ فرقہ کے ساتھ حکیم صاحب نے کہا کہ اسلام میں فرقے تو بہت ہیں پر محمدیہ نام کا فرقہ کبھی سننے میں نہیں آیا حکیم صاحب نے کہا آپ بہت عرصہ مسلمان رہے ہیں آپ کو اسلامی نماز تو آتی ہوگی۔ کیا آپ ہم کو نماز کا کوئی حصہ سنا سکتے ہیں ان کو امید نہ تھی کہ مجمع میں کوئی ان کو چیلنج کرے گا۔ گھبرا گئے۔ کہنے لگے نماز بھول گیا ہوں۔ حکیم صاحب نے کہا نماز نہ سہی کلمہ طیبہ ہی سنا دیں۔ وہ تو ہر مسلمان کو ازبر ہوتا ہے۔ وہ کلمہ بھی نہ سنا سکے۔ اس پر لوگوں نے قہقہہ لگایا۔ وہ بہت شرمندہ ہوئے ایک یورپین مشنری عورت نے جب سبکی ہوتی دیکھی تو ان کو سٹیج سے ہٹا کر لے گئی۔ مسلمان بہت خوش ہوئے۔ وہ حکیم صاحب کے گرد جمع ہو گئے۔ ان میں سے بعض سمالی لینڈ اور گامبیا کے طالب علم بھی تھے جو کمپالہ کے میکر کالج میں کورس کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے احمدیہ مشنوں کے کام کو سراہا۔ گامبیا کے ایک نوجوان نے بتایا کہ ہمارے ملک میں بھی حال ہی میں احمدیہ مشن کھلا ہے۔ اور وہاں پر نوجوانوں کا رجحان احمدیت کی طرف ہو رہا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام کی سربلندی اب احمدیت کے ذریعہ ہی ہوگی۔

بہائیت کا مقابلہ

کمپالہ میں کچھ عرصہ سے بہائیوں نے پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ شہر سے باہر ایک پہاڑی پر انہوں نے معبد بھی تعمیر کیا ہے۔ چونکہ ان کی کارروائیاں سوشل قسم کی ہوتی ہیں ان کو دیکھ کر افریقی نوجوان بعض دفعہ ان کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں ایسے لوگوں کو مل کر بہائیت کے متعلق صحیح معلومات دی جاتی ہیں۔ پچھلے دنوں بہائیوں کی طرف سے ایک پبلک تقریر کا اعلان اخباروں میں چھپا تھا۔ اس موقعہ پر تقسیم کرنے کے لئے انگریزی زبان میں ایک اشتہار "بہاء اللہ کا دعویٰ" تیار کر کے حکیم صاحب کو جلسہ میں تقسیم کرنے کے لئے دیا۔ حکیم صاحب نے افریقی احمدی نوجوانوں کی مدد سے اسے تقسیم کیا۔ لیکچرار ایک انگریز نوجوان تھے جب وہ تقریر ختم کر چکے تو حکیم صاحب نے سوال کئے۔ جن کے جواب سے وہ عہدہ برآ نہ ہو سکے۔ اس پر بعض نوجوانوں نے مقرر کو توجہ دلائی کہ سوالوں کے جواب تسلی بخش طور پر نہیں دیئے گئے۔ مقرر نے معذرت کی اور کہا کہ چونکہ وہ نئے بہائی ہیں۔ ان کا مطالعہ کافی نہیں کہ وہ احمدی مبلغ کو جواب دے سکیں۔ اس گفتگو کا نوجوانوں پر اچھا اثر ہوا۔ بعض افریقی نوجوان بہائیت سے متأثر تھے بعد میں احمدیہ مشن میں آئے ان کو مرکز کا شائع کردہ کتابچہ "The Babee and Bahaee Religion" دیا گیا۔

قیدیوں کو تبلیغ

قیدی اللہ تعالیٰ کی ایسی مخلوق ہے جو ایک مبلغ کی ہمدردی کی مستحق ہے۔ گورنمنٹ کو لکھ کر Kiringa prison camp میں قیدیوں کو اخلاقی تعلیم دینے کی اجازت لی گئی۔ چنانچہ ہر اتوار کو مکرم خلیل صاحب اور کبھی خاکسار کیمپ میں جاتے رہے۔ مسلمان قیدیوں میں درس قرآن کریم کا سلسلہ شروع کیا۔ جیل میں جمعہ کی نماز کا بندوبست کیا اور قیدیوں کے مطالعہ کے لئے لٹریچر مہیا کیا گیا۔

لجنہ اماء اللہ کا قیام

ماہ اکتوبر میں جنجہ میں لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہنیں شوق سے کام کرتی ہیں ہفتہ وار اجلاس باقاعدہ ہوتے ہیں۔ جمعہ کے روز خاکسار قرآن کریم کا درس دیتا ہے اس کے علاوہ مکرمہ سکینہ شرما صاحبہ صدر لجنہ ظہر اور عصر کے درمیان روزانہ بچوں کو قرآن کریم اور دینیات پڑھاتی ہیں۔ احمدی بچوں کے علاوہ غیر از جماعت بچے بھی تعلیم کے لئے آتے ہیں۔ لجنہ کی ممبرات کے لئے اور ناصرات کے لئے علیحدہ علیحدہ دینیات کا نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ تین ماہ گزرنے پر امتحان لئے گئے۔ سب بہنیں کامیاب ہوئیں۔ اول اور دوئم آنے والی بہنوں اور ناصرات کو انعام دیئے گئے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزور مساعی میں برکت ڈالے اور ایسی ہوا چلائے جو قلوب میں نیک تبدیلیوں کا باعث بنے۔ عیسائیت کا طلسم پاش پاش ہو۔ اور اسلام کا بول بالا ہو آمین

رشتہ ناطہ کے مجوزہ کمیشن کے متعلق امراء ضلع مشورہ ارسال فرمائیں

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ)

اس مشاورت میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ "نگران بورڈ کی طرف سے ایک کمیشن مقرر کیا جائے جو رشتہ ناطہ کے اہم اور نازک معاملہ کے متعلق سارے حالات اور مشکلات کا جائزہ لے کر تجاویز پیش کرے۔"

سو مشاورت کے اس فیصلہ کی تعمیل میں مجوزہ کمیشن مقرر کرنے سے پہلے یہ خاکسار امراء ضلع لاہور و لائلپور و سرگودھا و سیالکوٹ و شیخوپورہ و گوجرانوالہ و گجرات و راولپنڈی کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اُن کے ضلع میں اگر کوئی صاحب رشتہ ناطہ کمیشن کے معاملہ میں کسی موزوں و مناسب ممبر کا نام پیش کرنا چاہتے ہیں تو مجھے لکھ کر بھجوا دیں تاکہ ان ناموں میں سے مناسب ناموں کا انتخاب کیا جا سکے۔

یہ بات یاد رکھی جائے کہ رشتہ ناطہ کا معاملہ ایک بہت اہم معاملہ ہے اور اس میں خاص طور پر سمجھ دار اور معاملہ فہم دوست کمیشن کے ممبر مقرر ہونے چاہئیں۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مختلف طبقات سے تعلق رکھتے ہوں یعنی زمیندار اور تجارت پیشہ اور ملازم پیشہ اور پیشہ ور اصحاب کے مسائل اور مشکلات کو جانتے ہوں۔

فی الحال میری تجویز ہے کہ کمیشن کے ممبر صرف پانچ مقرر کئے جائیں کیونکہ بڑے کمیشن میں مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں البتہ کمیشن کو اختیار ہوگا بلکہ ضروری ہوگا کہ وہ مختلف لوگوں سے مشورہ حاصل کرنے کے بعد رپورٹ پیش کرے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ صدر نگران بورڈ۔ ربوہ ۹ ۹

انسانی ترقی کا گر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی چند قیمتی نصائح

آج میں اتفاق سے اپنے پرانے کاغذات دیکھ رہا تھا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ارشاد فرمودہ چند قیمتی نصائح ملیں جو حضور نے ۳۱-۲-۲۲ بمقام قادیان ارشاد فرمائی تھیں۔ مجھے ان دنوں میں حضور کے کلام کو لکھنے اور محفوظ کرنے کا شوق ہوتا تھا۔ یہ نصائح جو غالباً اب تک شائع نہیں ہوئیں۔ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہیں:

"۱۔ بدی کی اشاعت نہ کرو۔
۲۔ نیت یہ رکھو کہ تمام لوگوں کو سکھ پہنچاؤ۔
۳۔ دوسروں کی خطاؤں کو معاف کرو۔
۴۔ جس جگہ سزا دینے سے اصلاح ہوتی ہو وہاں سزا دو۔
۵۔ جس جگہ سزا دینے سے فائدہ نہیں ہوتا اور اس کا قصور اس کی ذات سے ہے وہ معاف کر دینا چاہیئے۔"

(خاکسار شیخ محمد الدین سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان و ربوہ)

رسالہ الفرقان کا خاتم النبیین نمبر

رسالہ الفرقان کا خاتم النبیین نمبر جو خاص نمبر ہے اور جس میں مودودی صاحب کے تازہ رسالہ کا مکمل جواب ہے مؤرخہ ۳۰ اپریل کو شائع ہو رہا ہے۔ خریدار اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینجر الفرقان ربوہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین (عبد العزیز رفیق منزل۔ گجرات)

کیا آپ بلند پایہ تربیتی ماہنامہ "انصار اللہ" کے خریدار ہیں؟

سالانہ چندہ پانچ روپیہ صرف
قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

153

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے متعلق

محمد ثانی حسنی کی افسانہ تراشی اور اس کی حقیقت

(از مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ اسلام مقیم ٹانگانیکا افریقہ)

روزنامہ الفضل مورخہ ۱۹/اکتوبر ۱۹۶۱ء کے اداریہ میں ہفت روزہ "ایشیا" لاہور مورخہ ۱۲/اکتوبر ۱۹۶۱ء میں سے محمد ثانی حسنی صاحب کے قلم سے "مشرقی افریقہ میں اسلام غالب آرہا ہے۔" کے زیر عنوان ایک مضمون کا کچھ حصہ رابطہ اسلامی لکھنؤ کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے۔ اسے پڑھ کر بڑی حیرت ہوئی کاش جو کچھ اس مضمون میں لکھا گیا ہے درست ہوتا اور ہم بھی حقیقی خوشی میں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ بدل وجان شریک ہوتے لیکن افسوس کی بات ہے کہ جو کچھ اس میں بیان کیا گیا ہے وہ سراسر خلاف واقع ہے کہ ہمارے مسلم علماء تو سرے سے ہی تبلیغ اسلام سے غافل ہیں۔ گذشتہ بیس پچیس برس میں دو تین مولوی صاحبان برصغیر ہندوپاکستان سے تبلیغ اسلام کے نام پر مشرقی افریقہ ضرور آئے تھے۔ مگر وہ ایشین مسلمانوں کو خطاب کرکے اپنی جیبیں بھر کر واپس چلے گئے۔ اس گذشتہ تجربہ کی بناء پر معلوم ہوتا ہے کہ زیر نظر مضمون کو سپرد قلم کرنے والے یا انہیں غلط معلومات بہم پہنچانے والے صاحب بھی تبلیغ اسلام کے نام پر پھر مسلمانوں کی جیبیں صاف کرنا چاہتے ہیں چالاک یہ صاحبان خود ہندوستان اور پاکستان میں غیر مسلموں کو تبلیغ کرنے کی توفیق سے محروم ہیں۔ اور یہاں مشرقی افریقہ میں۔ غیر مسلم افریقن اقوام میں تبلیغ کرنے والا کوئی جامعہ ازہر کا مبلغ۔ رابطہ اسلامی لکھنؤ کا ورکر یا کسی اور مسلم ادارے کا داعی آج تک دیکھا یا سنا تک نہیں گیا۔

مشرقی افریقہ میں عیسائیت اور اسلام کی موجودہ پوزیشن کیا ہے۔ میرے اس مضمون کا اس سے کوئی براہ راست تعلق نہیں۔ ہاں یہ ایک حقیقت ہے کہ کاسر الصلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تیار کردہ روحانی فوج یعنی جماعت احمدیہ یہ ایمان رکھتی ہے کہ نہ صرف مشرقی افریقہ یا براعظم افریقہ بلکہ انشاءاللہ العزیز تمام دنیا میں ہم نور اسلام کو پھیلا کر چھوڑیں گے اور اس روحانی جنگ میں آخر فتح حق کی ہی ہوگی۔

"ایشیاء" کے زیر نظر مضمون سے ظاہر ہے کہ مضمون نویس صاحب کو مشرقی افریقہ کا کوئی علم نہیں ہے۔ انہوں نے بعض بالکل ہی بے بنیاد باتیں لکھ کر لوگوں کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔ اگر ایڈیٹر صاحب ایشیا اپنے اس پرچہ کا انگریزی یا سواحیلی زبان میں ترجمہ کرکے مشرقی افریقہ بھجوا دیں تو مجھے یقین ہے انہیں ہزاروں اہل سنت والجماعت اور دوسرے غیر احمدی مسلمان شرفاء سے اس خبر کے غلط اور بے بنیاد ہونے کا سرٹیفکیٹ مل جائے گا۔

راقم الحروف گذشتہ ۲۳ برس سے مشرقی افریقہ میں ہے اور دس برس سے ٹانگانیکا میں ہے اور اسی شہر ٹبورا میں رہتا ہے کہ جس کا ذکر محمد ثانی حسنی صاحب نے اپنے مضمون میں کیا ہے اسلئے اس مضمون کے متعلق کچھ عرض کرنا ضروری سمجھا بقول مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں "مشرقی افریقہ میں نیروبی دارالسلام۔ یوگنڈا۔ ٹانگانیکا۔ ممباسہ اور ان جیسے دوسرے علاقے مسلمان داعیوں سے مانوس ہو چکے ہیں"

نیروبی اور ممباسہ کینیا کے دو شہر ہیں دارالسلام ٹانگانیکا کا دارالحکومت ہے اور یوگنڈا ایک علاقہ ہے۔ ممباسہ اور دارالسلام تو شروع سے ہی غالب مسلم اکثریت کے شہر ہیں ان کا مسلمان داعیوں سے مانوس ہونا یا انہیں علاقے قرار دیکر یہ کہنا کہ یہ علاقے اسلام قبول کرتے جا رہے ہیں۔ بالکل بے معنی بات ہے پھر لکھتے ہیں "اگرچہ قادیانیت نے کئی جگہ اپنے اڈے بنائے ہیں۔ ٹانگانیکا پر ان کی اب تک خاص نظر ہے اور اس مقام کے ایک بااثر افریقی مسلمان کو قادیانی بھی بنا لیا گیا ہے اور یہ صاحب دارالسلام کے میئر بھی ہیں" یہاں ٹانگانیکا کو ایک مقام بیان کیا گیا ہے حالانکہ یہ ایک ملک ہے۔ لارڈ میئر آف دارالسلام مکرم شیخ امری عبیدی صاحب کے متعلق یہ کہنا کہ ایک بااثر افریقی مسلمان کو قادیانی بنا لیا گیا ہے۔ یہ بھی حقیقت کو چھپانے کے مترادف ہے۔ امری صاحب مکرم نے آج سے قریباً بیس سال پہلے جبکہ آپ ٹبورا سکول میں تعلیم حاصل کرتے تھے احمدیت کو قبول کیا تھا۔ اس وقت ان کے اثر و رسوخ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی انہیں کوئی اہمیت حاصل تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب نوجوانان جماعت احمدیہ کو خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے کے لئے کہا تو آپ بھی حکومت کی ملازمت چھوڑ کر تبلیغ اسلام کی خاطر مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو گئے اور یہی ان کے بااثر ہو جانے کی بنیاد تھی۔ پھر انہوں نے ربوہ میں جا کر دو برس تک دینی تعلیم بھی حاصل کی اور جن دنوں میں انہیں دارالسلام کا میئر اور نیشنل اسمبلی کا ممبر منتخب کیا گیا تھا اس وقت بھی وہ جماعت احمدیہ کی طرف سے تبلیغ اسلام کے لئے دارالسلام میں تعینات تھے اور آج بھی وہ مبلغ ہیں گویا درحقیقت احمدیت کی آغوش میں تعلیم و تربیت پانے سے ہی ایک غریب شخص کا فرزند ٹانگانیکا کا صاحب اثر و رسوخ لیڈر بن گیا ہے فالحمد للہ علی ذالک۔

اب میں ایک عیسائی افریقی سلطان اور یورپین پادری کے مبینہ اختلافات اور تیس ہزار افریقیوں کے ایک دن میں قبول اسلام کے افسانہ کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں۔ میں خود ٹبورا میں رہتا ہوں صوبہ کا نام مغربی صوبہ ہے۔ ٹبورا اس کا صدر مقام ہے۔ جس شہر "دوتارہ" کا مضمون نگار صاحب نے ذکر کیا ہے اس نام کا یا اس سے ملتے جلتے نام کا بھی کوئی شہر اس صوبہ میں موجود نہیں صوبہ چھوڑ سارے ٹانگانیکا بلکہ مشرقی افریقہ میں بھی کبھی یہ نام نہیں سنا گیا۔ گویا ایک فرضی شہر اور فرضی عیسائی سلطان فرضی پادری اور پھر ایک فرضی افسانہ تیار کیا گیا ہے اور وہ بھی تبلیغ اسلام کے نام پر۔ بفرض محال اگر کہا جائے کہ یہ خبر "دوتارہ" کے متعلق نہیں بلکہ ٹبورا سے تعلق رکھتی ہے۔ سو ٹبورا کے مسلمان علماء ہمارے دوست ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ اس قسم کا افسانہ گھڑنا انہوں نے ابھی نہیں سیکھا۔ یہاں تو چند عیسائیوں کے اسلام قبول کرنے کی خبر بھی چھپی نہیں رہ سکتی۔ نہ ہی یہاں سارے ملک ٹانگانیکا میں کوئی ۳۰ ہزار عیسائی افریقن آبادی پر مشتمل شہر ہے اگر علاقہ کے ۳۰ ہزار افراد کہا جائے تو ان کے اکٹھے ہونے اور اسلام قبول کرنے کے لئے ہفتے بلکہ مہینے درکار ہیں۔ ایک بیس پچیس ہزار کی آبادی کے شہر میں اگر چالیس ہزار افراد کے اسلام قبول کرنے سے تو یہیں یہاں ہزار عید سے بھی بڑھ کر خوشی ہوتی ۹۰ لاکھ کی آبادی کے ملک میں ایک دن میں ۳۰ ہزار عیسائیوں کے اسلام قبول کر لینے سے یقیناً سارے ملک کے مسلمان خوشی کے ترانے بجاتے اور عیسائیوں کے گھروں میں صف ماتم بچھ جاتی۔ لیکن ٹانگانیکا میں تو کسی مسلمان یا عیسائی کو اتنے بڑے واقعہ کا علم تک نہیں ہوا اور نہ ہی کسی مسلم یا غیر مسلم اخبار نے مشرقی افریقہ میں کوئی ایسی خبر کبھی شائع کی ہے۔

یقیناً ہر مسلمان کی یہی خواہش ہے کہ خدا کرے ساری دنیا دنوں میں دامن اسلام سے وابستہ ہو جائے لیکن اس کے لئے افسانہ تراشی کی نہیں بلکہ عظیم جدوجہد اور قربانیوں کی ضرورت ہے مضمون نویس صاحب خود فرمائیں کہ پاکستان میں اگر چار لاکھ ہندو ایک دن میں اسلام قبول کر لیں تو کیا یہ خبر پاکستان میں سنی جائے گی یا کہ پاکستان میں تو کسی شخص کو علم تک نہ ہو۔ اخبار خاموش ہوں۔ لیکن ٹانگانیکا میں کوئی شخص خبر شائع کر دے کہ پاکستان میں چار لاکھ ہندو ایک دن میں مسلمان ہو گئے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اخبار بین حضرات عقل سے بالکل ہی کورے ہیں۔ آخر ہماری خبروں میں کچھ تو معقولیت ہونی چاہئیے

"مضمون نگار لکھتے ہیں" ایک افریقی عیسائی سلطان نے اپنے پادری کے پاس گوشت کا ہدیہ بھیجا۔ گورے پادری نے اس کالے افریقی کا گوشت خادم کے ذریعہ پھنکوا دیا اور حکم دیا کہ مسلمان قصابوں کے یہاں سے دوسرا گوشت خریدا جائے"

ایسی بات صرف وہی فرض کر سکتا ہے کہ جسے براعظم افریقہ کے موجودہ بدلے ہوئے حالات کا ذرہ بھی علم نہ ہو۔ آجکل جبکہ افریقہ میں نیشنلزم زوروں پر ہے۔ اور خود عیسائی مشن نیشنلزم سے خائف ہو کر افریقن پادریوں کو دھڑا دھڑ بشپ اور آرک بشپ بنا رہے ہیں۔ کوئی گورا پادری اس قسم کی حماقت کرنے کی جرأت کر سکتا ہے؟

اگر وہ خیالی گوشت فرضی افریقی عیسائی سلطان نے بازار سے خریدا تھا تو یہاں تو قانوناً بازار میں صرف مسلمانوں کا ذبیحہ ہی بکتا ہے پھر عطیہ کو پھینک کر اسی قسم کا گوشت خریدنے کے کیا معنی؟ اگر وہ گوشت کسی عیسائی کا ذبح کیا ہوا تھا تو یہ تو خود عیسائی پادریوں کی خواہش ہے کہ جن علاقوں میں عیسائیوں کی آبادی ہے۔ وہاں لوگ عیسائیوں کا ہی ذبیحہ کھائیں۔ اس صورت میں اسے پھینکنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوگا اور ایک پادری مسلمان کے ذبیحہ کو عیسائی کے ذبیحہ پر ترجیح عقلاً دے ہی کیسے سکتا ہے؟

چونکہ اس قسم کے مضمون لکھنے والے دوست جماعت احمدیہ سے عناد اور حسد کے باعث اکثر جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں پر پردہ ڈالنے کے لئے فرضی قصے گھڑتے رہتے اور نعوذ باللہ من ذالک ہمیشہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کا ذکر نہایت غیر مناسب اور غلط رنگ میں کیا کرتے ہیں اسلئے میں ۱۹۵۹ء اور ۱۹۶۱ء کے دو واقعات جن کے گواہ خود اہلسنت والجماعت شرفاء موجود ہیں۔ قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں تا خدا تعالیٰ کا خوف اور اسلام کا درد رکھنے والے صاحب فرضی داعیوں کے کام کا جائزہ لے سکیں

آخری مہینہ

مالی سال کا اب آخری مہینہ ہے۔ لیکن ابھی تک بجٹ کے مقابلہ میں لازمی چندوں یعنی چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں بہت کمی ہے۔ خاکسار کو پختہ یقین ہے۔ کہ حسب سابق اس سال بھی یہ کمی پوری ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ

اوّل۔ اس مہینہ میں تمام جماعتیں ان لازمی چندوں کی وصولی کے لئے غیر معمولی جوش اور محنت سے کام کریں۔ تاکہ ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے۔ بلکہ بجٹ سے بھی زیادہ وصولی ہونی چاہیئے تاکہ کسی جماعت کے ذمہ کوئی بقایا نہ رہے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ

"ہمیں اپنی آمد کا بجٹ مبلغ پچیس لاکھ تک پہنچانے کی جلد تر کوشش کرنی چاہیئے"

یوں بھی تمام جماعتیں ہر سال آخری مہینہ میں زیادہ سے زیادہ کوشش اور محنت کر کے بجٹ پورا کرنے کے لئے اپنا سارا زور لگایا کرتی ہیں۔ پس اس سال بھی اس بارہ میں ہماری کوششوں میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔ تا جہاں تک ہماری طاقت اور سمجھ کا تعلق ہے۔ ہماری طرف سے اس نیک مقصد کے حصول کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہو۔

دوسری ضروری بات یہ ہے۔ کہ اس مہینہ کی وصول شدہ تمام رقوم سال ختم ہونے سے پہلے یعنی ۳۰ اپریل تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائیں۔ اس غرض کے لئے تمام سیکرٹریان مال سے التماس ہے۔ کہ جو رقم ۱۸ تاریخ تک وصول ہو۔ وہ تمام رقم ۲۰ اپریل کو یا اس سے ایک آدھ دن آگے پیچھے ضرور ہی بھیج دی جائے۔ اس بارہ میں ہرگز ہرگز کسی قسم کی غفلت یا سستی نہ کی جائے ۱۸ تاریخ کے بعد جو رقوم وصول ہوں وہ بھی ساتھ کے ساتھ روانہ کر دی جائیں۔ تا جہاں تک ممکن ہو سکے ہر وصول شدہ رقم ۳۰ اپریل سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائے۔

یہ یاد رہے۔ کہ کسی صورت میں بھی وصول شدہ چندہ کی کسی رقم کو نہ روکا جائے۔ بعض جماعتیں مزید وصولی ہونے کی امید میں پہلی وصول شدہ رقم کو بھی روک رکھتی ہیں ایسا کرنا درست اور مناسب نہیں۔ کیونکہ اس طرح پہلی وصول شدہ رقم بھی وقت پر داخل خزانہ نہیں ہو پاتی لہٰذا امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے۔ کہ اس مہینہ میں خاص طور پر اس امر کی نگرانی کریں۔ کہ مندرجہ بالا ہدایات پر پورا پورا عمل ہو۔ والسلام

(عبدالحق رامہ۔ ناظر بیت المال۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

داخلہ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ پنجاب یونیورسٹی

محل وقوع۔ ۱۳۔ لارنس روڈ لاہور۔ آغاز تعلیم ستمبر ۶۲ء۔ انتخاب بلا انٹرویو۔ مردوں اور عورتوں کے لئے مخلوط ادارہ ٹریننگ برائے (۱) ماسٹر آف ایجوکیشن ڈگری (یک سالہ)

(۲) ایم اے ایجوکیشن (دو سالہ)

(۳) ایم ای ڈی ٹیکنیکل (انڈسٹریل آرٹس یا جسمانی ایجوکیشن دو سالہ)

شرائط برائے ماسٹر آف ایجوکیشن ڈگری (۱) بی اے یا بی ایس سی اور بی ٹی یا بی ای ڈی۔ ترجیح فرسٹ و سیکنڈ ڈویژن کو۔

(۲) کم از کم سہ سالہ کامیاب تدریسی تجربہ کا ثبوت مگر بصورت ایم اے یا ایم ایس سی ڈگری فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن کم از کم یک سالہ کامیاب تجربہ تدریس۔

برائے ایم اے ایجوکیشن و ایم ای ڈی ٹیکنیکل ڈگریز۔ بی اے ڈگری۔ فرسٹ و سیکنڈ ڈویژن کو ترجیح بصورت ایم اے ایجوکیشن۔ اور بصورت ایم ای ڈی ٹیکنیکل مزدوں? تجربہ اولین ترجیح اعلیٰ قابلیت کے طلبہ کو وظائف۔ پراسپکٹس ڈائرکٹر انسٹی ٹیوٹ سے طلب ہو۔ درخواستیں ۵/۲۲ تک

(پاکستان ٹائمز ۱۰/۴/۶۲)

سٹینو ٹائپسٹس محکمہ ڈاک

امتحان مقابلہ بتاریخ ۳/۵/۶۲ دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل لوئر مال لاہور۔ تنخواہ ۸۵-۶-۱۱۵-۲/۱۵-۱۷۵/۱۵/۲۲۵ سپیشل پے ۲۰/- دیگر الاؤنسز علاوہ

قواعد بھرتی اور فارم درخواست یک روپیہ بصورت ٹکٹ ڈاک ادا کر کے۔ دفتر پی ایم جی سے لیں۔

شرائط: میٹرک مرد یا عورت۔ عمر بروز امتحان ۱۸ تا ۲۵۔ سپیڈ شارٹ ہینڈ ۸۰ ٹائپ ۴۰

مکمل درخواستیں بنام پی ایم جی ۲۰/۴/۶۲ تک (پاکستان ٹائمز ۱۲/۴/۶۲)

ادائیگی چندہ وقف جدید - سال پنجم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے چندہ وقف جدید ارسال کر دیا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور تمام بہن بھائیوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین (ناظم مال وقف جدید)

مکرم کرنل اقبال احمد صاحب کیمبل پور ۔۔۔ ۳۰
" مرزا محمد خان صاحب محلہ دارالرحمت
وسطی ربوہ ۔۔۔ ۱۰
" سید سردار حسین صاحب دارالبرکات ربوہ ۲۵ - ٦
" سید مسعود احمد صاحب بخاری ٹیکسٹائل
مل - لائلپور ۔۔۔ ۱۰
" چوہدری ہدایت اللہ صاحب چک ۳۵ ج ب
ضلع سرگودھا ۔۔۔ ۱۰
" " غلام محی الدین صاحب چک ۸٦ ش
ضلع سرگودھا ۔۔۔ ٦
" " محمد حسین صاحب " " ۔۔۔ ٦
" جلال الدین صاحب سیکرٹری مال یدین
ضلع حیدرآباد (بلا تفصیل) ۵۰ - ٦
" حیدر علی صاحب چک ۹ آر بی دھنوآنہ
ضلع لائلپور ۔۔۔ ۱۲
" چوہدری جان محمد صاحب فائد آباد
ضلع سرگودھا ۔۔۔ ٦
" والدین خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال
ضلع سیالکوٹ ۔۔۔ ۸
" چوہدری محمد اشرف صاحب ملک وال
ضلع گجرات ۵۰ - ٦
" بشیر الحق صاحب ایل پلاٹ ضلع منٹگمری ۔۔۔ ۷
" علی احمد صاحب " ۔۔۔ ٦
" چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب چک ۵۰ ف ۱۲-ایل ۔۔۔ ۷
" عبدالغفور صاحب چیچہ وطنی (بلا تفصیل) ۔۔۔ ۱۲
" ماسٹر حامد علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت
تہہ (بلا تفصیل) ۔۔۔ ۳۱
" محمد علی صاحب سندھو گلبرگ لاہور ۲۵ - ٦
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سارچوری - ربوہ ۵۰ - ٦
" محمود احمد صاحب مع اہلیہ و بچگان
چک ۸۷ ش ضلع سرگودھا ۵۰ - ۱۲
" ملک احمد صاحب منٹگمری شہر ۔۔۔ ٦
" " " از طرف والد مرحوم ۔۔۔ ٦
" خوشی محمد صاحب چک ۸۹ ج ب
ضلع لائلپور ۔۔۔ ۷
" نعمت اللہ صاحب " ۔۔۔ ٦
" مولوی عارف محمد صاحب دارالنصر ربوہ ۔۔۔ ۷
" سلطان احمد صاحب جماعت احمدیہ سودھی
ضلع لائلپور ۔۔۔ ٦
" خیر احمد صاحب ولد اللہ دتہ چک ۱۸
ضلع شیخوپورہ ۔۔۔ ٦
" مخدوم محمد ایوب صاحب میانی
کھوکھیاں ضلع سرگودھا ۔۔۔ ۱۲
" مولوی محمد شفیع صاحب اشرف ملتان شہر ۲۵ - ٦
" محمد ادریس صاحب " " ۲۵ - ٦

مکرم چوہدری منور احمد صاحب ملتان شہر ۲۵ - ۱۲
مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ " " ۲۵ - ٦
" والدہ صاحبہ و اہلیہ صاحبہ نور محمد صاحب " ۔۔۔ ۲۵
" میاں مبارک دین صاحب مرحوم ملتان شہر ۵۵ - ٦
" چوہدری عبدالرزاق صاحب " " ۷۵ - ٦
" اہلیہ صاحبہ " " ۷۵ - ٦
" چوہدری عبدالرحیم صاحب وکیل " ۔۔۔ ٦
" ماسٹر نواب دین صاحب " ۔۔۔ ٦
" سید محمد اسحٰق صاحب " ۔۔۔ ٦
" سید ارشاد علی صاحب " " ۔۔۔ ۱۰
" ڈاکٹر عبدالکریم صاحب " ۔۔۔ ۱۲
" سیٹھ اللہ جوایا صاحب " ۔۔۔ ۷
" سید منظور احمد صاحب " ۔۔۔ ٦
" سید مبارک احمد صاحب " ۔۔۔ ٦
" محمد صدیق صاحب کلرک " ۔۔۔ ٦
" ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب " ۔۔۔ ۲۰
" محمد شفیع صاحب پانڈو ضلع لاہور ۔۔۔ ٦
" منظور احمد صاحب " " ۔۔۔ ۱۰
" آمنہ بیگم صاحبہ " " ۔۔۔ ۱۳
جماعت احمدیہ کراچی شہر ۸۱ - ۳٦۰
" ۵٦ - ۲٦۱
مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب دندان ساز
دارالرحمت شرقی ربوہ ۔۔۔ ۱۵
" مستری امام الدین صاحب " ۲۵ - ٦
" شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی " ۔۔۔ ٦
" میاں غلام محمد صاحب ریٹائرڈ
اوورسیر " " ۔۔۔ ٦
" ڈاکٹر کیپٹن بشیر احمد صاحب ایم سی " " ۔۔۔ ۱۲
بچگان محمد اقبال صاحب " " ۵۰ - ٦
مکرم محمد شفیع صاحب نوشہروی دارالرحمت وسطی ربوہ ۔۔۔ ۳٦
" الحاج بابو محمد عبداللہ صاحب پنشنر ربوہ ۔۔۔ ۱۳
" چوہدری حاتم علی صاحب چک ۷۸ ج ب
ضلع سرگودھا ۔۔۔ ۱۲
مکرمہ رابعہ بیگم صاحبہ - بیگم ڈاکٹر
ضیاء الدین صاحب ربوہ ۔۔۔ ۳۰
مکرم ماسٹر اسد اللہ صاحب ٹی آئی
ہائی سکول ربوہ ۔۔۔ ۱۰
مکرم عبدالرحمٰن - عبدالحی - عبدالسلام
عبدالمومن چک ۵٦ ج ب ضلع لائلپور ۔۔۔ ٦
مکرم عبدالجبار - عبداللطیف صاحب
چک ۵٦ ج ب ضلع لائلپور ۔۔۔ ٦
" چوہدری نعمت علی صاحب S-D-O
مرید کے ضلع شیخوپورہ ۔۔۔ ۱۰
" ملک بشارت علی صاحب امین آباد
ضلع گوجرانوالہ ۔۔۔ ۱

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے متعلق محمد ثانی حسنی کی افسانہ تراشی اور اسکی حقیقت

(بقیہ صفحہ ۵)

چند سال ہوئے جب ٹانگانیکا کے عیسائی پادریوں اور غالباً بعض انگریز حکام کی کوششوں سے ایک ممتاز مسلمان تعلیمیافتہ بیاشندان بدقسمتی سے عیسائی ہو گئے اور بعد میں انہوں نے اپنے چھوٹے بھائیوں کو عیسائی کرنے کی مہم شروع کی تو ان کے آبائی گاؤں اجیجی اکلاقضلع تنیانگا کے امام مسجد صاحب نے جو احمدی نہیں ہیں کئی شہروں میں علماء کو خطوط لکھے کہ اس مشہور خاندان اور موجودہ مسلمان چیف کو عیسائیوں کے حملہ سے بچاؤ۔ افسوس کوئی مدد کے لئے نہ پہنچا ٹبورا کے ایک مولوی صاحب نے ایک معقول رقم کا مطالبہ کیا۔ جو انہیں نہ ملی اور بات ختم ہو گئی بات بھی درست ہے جو علماء پہلے ہی حضرت عیسٰے علیہ السلام کو آسمان پر اس خاکی جسم کے ساتھ زندہ موجود مانتے ہیں اور ان کے معجزات کو ایسے رنگ میں تسلیم کرتے ہیں کہ جیسے معجزات خود افضل الرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی ہمیں نہیں مل سکتے۔ وہ پادریوں کے مقابلہ میں آئیں تو کیسے آئیں؟ آخر جب یہ عاجز خود سنگیانگا میں تبلیغی دورہ پر گیا تو یہ افسوسناک خبر سن کر ۵۹-۲-۲ کو ازNo 16 EZI پہنچکر مسلمان چیف کے ہاں ٹھہرا۔ پادریوں کو چیلنج کا اشتہار کثرت سے تقسیم کیا لٹریچر فروخت اور تقسیم کیا اور اس طرح وہ مسلمان چیف اور ان کے کئی رشتہ دار خطرہ سے محفوظ ہو گئے۔ فالحمدللہ علی ذالک

مثال کے طور پر ایک واقعہ بیان کئے دیتا ہوں۔ گذشتہ سال ٹیک پراونس میں موضع مالیا ضلع NGUDU میں کیتھولک یورپین پادری نے ایک دعوت پر مسلمانوں کو بھی بلایا اور اپنا ذبح کیا ہوا گائے کا گوشت مسلمانوں کو کھلانے کی کوشش کی جس پر افریقن مسلمان بگڑ کر مجلس سے چلے گئے اور پادری صاحب نے مسلمانوں کو چیلنج دیا کہ وہ اپنے کسی عالم کو ان کے مقابلہ کے لئے بلائیں۔ مالیا کے تمام اہل سنت والجماعت اور ان کے لیڈر گورہ

ہیں کہ جب انہوں نے امداد کے لئے علماء کو ٹبورا۔ موانزا۔ دارالسلام اور زنجبار خطوط لکھے تو کسی کی طرف سے بھی شنوائی نہ ہوئی۔ جس پر انہوں نے احمدیہ مسلم مشن ٹبورا کو خط لکھا۔ ہم نے انہیں جواب دیا کہ انشاءاللہ تعالےٰ اولین فرصت میں حاضر ہوں گے اس کے بعد عاجز کو بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے یوگنڈا جانا پڑا اور یوگنڈا سے واپسی پر وقت نکالکر ۶۲-۱-۱۴ کو وہاں پہنچا۔ پادری صاحب کو تمام اختلافی مسائل پر گفتگو کرنے کا چیلنج بھیجا مگر پادری صاحب تبادلہ خیالات سے گریز کر گئے اور اسلام کا بول بالا ہوا اور کئی عیسائیوں نے لٹریچر خریدا اور دو نے تو قرآن کریم کا سواحیلی زبان میں ترجمہ خریدا۔

یہ صرف دو مثالیں ہیں ورنہ ایسے واقعات مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ کثرت سے پیش آتے رہتے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ ہم ناچیز خدام ہر مشکل موقعہ پر ہر رنگ میں مسلمان بھائیوں کی مدد کے لئے ہمیشہ تیار ہیں۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ ہمارا کسی پر احسان نہیں بلکہ خود خداوند کریم کا ہم پر احسان عظیم ہے اور ہر احمدی مسلمان کے پیش نظر ہمیشہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کا یہ شعر رہتا ہے کہ

> اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہدار
> کآخر کنند دعویٰ حب پیمبرم

موجودہ امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ شعر بھی ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہتا ہے کہ

> خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
> اسکے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ خدمت اسلام کے لئے ہمارے ساتھ شانہ بشانہ روحانی جہاد میں کھڑے ہوں تا افسانہ تراشی کی ضرورت ہی پیش نہ آیا کرے۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین

ادائیگی چندہ وقف جدید (بقیہ صفحہ ۶)

مکرم حکیم مبارک احمد صاحب امین آباد ضلع گوجرانوالہ ۶-۰۰

〃 رحمت اللہ صاحب چک ۲۶۷ ج ب نیا نوار ضلع لائلپور (بلاتفصیل) ۲۰-۰۰

〃 بشیر احمد صاحب حق سی ایس آدم پیپر ملز نوشہرہ ۱۳-۰۰

〃 غلام محمد صاحب بھٹے کامونکی ضلع گوجرانوالہ ۱۲-۰۰

〃 محمد جلال صاحب دودہ ضلع گجرات ۶-۰۰

〃 حکیم محمد ابراہیم صاحب سنجر چانگ ضلع حیدرآباد ۷-۰۰

〃 شاہ محمد صاحب اسلم کوٹ مولا بخش ضلع نوابشاہ ۶-۲۵

ملک خدا بخش صاحب پاکپتن ضلع منٹگمری ۱۰-۰۰

مکرم محمد شفیع صاحب بھیج اہلیہ صاحبہ مرچگان واہ کینٹ ۱۲-۵۰

〃 مولوی عبدالحق صاحب ایبٹ آباد ضلع ہزارہ ۱۲-۰۰

〃 خلیل احمد صاحب راولپنڈی ۶-۰۰

مکرم سردار علی صاحب چک $\frac{194}{R-B}$ لدھیانوالہ ضلع لائلپور ۶-۰۰ / ۶-۰۶

〃 فتح محمد صاحب 〃 〃 ۶-۰۶

〃 حسین بخش صاحب 〃 〃 ۶-۰۰

〃 نور الٰہی صاحب سنیر یورہ محمد آباد اسٹیٹ ۶-۲۵

〃 ماسٹر اللہ دتہ صاحب 〃 〃 ۶-۰۰

〃 منشی سردار محمد صاحب 〃 〃 ۱۲-۵۰

〃 منشی سلطان محمد صاحب 〃 〃 ۷-۰۰

〃 محمد شریف صاحب پٹھان 〃 〃 ۶-۶۹

〃 محمد علی صاحب ہیڈ ماسٹر احمد نگر ضلع دیناج پور مشرقی پاکستان (بلاتفصیل) ۵۱-۰۰

کلکتہ کے نواح میں خفیہ یونیورسٹی کا سراغ

جعلی ڈگریاں فروخت کرنے کے الزام میں گرفتاریاں

کلکتہ ۱۳ اپریل۔ پولیس نے کلکتہ کے مضافات میں ہوڑہ کے قریب ایک "خفیہ یونیورسٹی" کا سراغ لگایا ہے جو نوجوانوں کو آرٹس۔ سائنس اور کامرس کی جعلی ڈگریاں فروخت کرتی تھی۔

یہ یونیورسٹی کلکتہ یونیورسٹی کی ڈگریاں بیچا کرتی تھی۔ اور اس میں بہت سے اساتذہ بھی ملازم تھے۔ یونیورسٹی میں مال تیار کرنے اور طباعت کا ایک علیحدہ شعبہ تھا جو شمالی کلکتہ کے ایک مکان میں قائم تھا۔ یونیورسٹی کے سربراہ اور اس کے ماتحتوں کو کلکتہ اور ہوڑہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔

یونیورسٹی نے ایک کتابچہ بھی شائع کیا ہے جس میں اس نے اپنے "سند یافتہ" افراد کو متنبہ کیا ہے کہ وہ اپنے پیشے اور کاروبار میں محتاط رہیں۔ اس کتابچے میں بعض تجاویز اور ہدایات بھی درج ہیں اور یہ بتایا گیا ہے کہ مطلوبہ سند حاصل کرنے کے لئے حکام سے کس طرح رابطہ قائم کرنا چاہیئے۔

اس یونیورسٹی کی شاخیں مدناپور اور چوبیس پرگنہ میں بھی قائم تھیں۔ اور یہ الیف اے میٹرک اور مڈل کے سرٹیفکیٹ بھی فروخت کیا کرتی تھی۔ یہ آرٹس کی ڈگری کے لئے بارہ سو روپے وصول کرتی تھی پولیس کی گرفت سے بچنے کے لئے یونیورسٹی کا ہیڈ کوارٹر حال ہی میں کلکتہ سے ہوڑہ منتقل کر دیا گیا تھا۔ پولیس کی ایک جماعت یونیورسٹی کے سربراہ کے آبائی ضلع مدناپور روانہ ہو گئی ہے۔ جہاں وہ مزید تحقیقات کرے گی۔

خیرپور ڈویژن کی جیلوں سے اچھے کردار کے چودہ قیدیوں کی مشروط رہائی

۵۵ قیدیوں کو آزمائشی طور پر رہائی کے لئے منتخب کیا گیا ہے

سکھر ۱۳ اپریل۔ خیرپور ڈویژن کی مختلف جیلوں سے اچھے چال چلن کے قیدیوں کی میعاد اسیری بھی ختم ہو چکی ہے۔ باقی بارہ قیدی اس ڈویژن کے مختلف سرکاری افسروں کے ہاں اطمینان بخش طور پر کام کر رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ خیرپور سنٹرل جیل سے اچھے چال چلن کے ۵۵ قیدیوں کو آزمائشی طور پر رہائی کے لئے منتخب کیا گیا ہے پتہ چلا ہے کہ حکومت نے ایسے قیدیوں کی روزانہ اجرت مقرر کر دی ہے۔ جس کے تحت زرعی کام کرنے والے قیدیوں کو بیس روپے اور گھروں میں کام کرنے والے قیدیوں کو پندرہ روپے ماہانہ دئیے جایا کریں گے۔ یہ رقم اچھے چال چلن والے قیدیوں کو اس وقت دی جائے گی۔ جب وہ اپنی سزا کی مدت ختم کر کے رہا ہوں گے۔

فرانسیسی دہشت پسندوں کی گرفتاری

پیرس ۱۳ اپریل۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے گذشتہ ہفتے خفیہ فوجی تنظیم کے ایک سو پانچ ارکان کو گرفتار کیا ہے

۲۶۴ نئے پرائمری سکول

سکھر ۱۳ اپریل معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے موجودہ مالی سال کے دوران خیرپور ڈویژن میں ۲۶۴ نئے پرائمری سکول کھولنے کی منظوری دی تھی یہ تمام سکول قائم ہو چکے ہیں۔ پتہ چلا ہے کہ ضلع لاڑکانہ میں ۵۷۔ سکھر میں ۵۸ جیکب آباد میں ۴۳ خیرپور میں ۱۰ اور نوابشاہ میں ۶۸ پرائمری سکول کھولے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ سکھر۔ خیرپور جیکب آباد اور لاڑکانہ اضلاع کے ۵ پرائمری سکولوں کا درجہ بڑھا کر انکو مڈل سکول میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

اسلام میں ایک ہی فرقہ جنتی ہے

اس کی تفصیل کے لئے دیکھو

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

چوبیسواں ایڈیشن۔ کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

"سیاسی جماعتیں بننے کی شرائط کا قانون مرتب کیا جا رہا ہے"

نیا قانون قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے نافذ کر دیا جائیگا۔ (منظور قادر)

کراچی ۱۴ر اپریل وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کہا ہے کہ آئین کے نفاذ کے ساتھ مارشل لاء اٹھانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سابق سیاسی پارٹیاں خود بخود بحال ہو جائیں گی۔ آپ نے کہا کہ مارشل لاء اٹھانے کے بعد ملک میں سیاسی پارٹیوں کے تنظیمی ڈھانچہ کے متعلق حکومت ایک نیا قانون تیار کر رہی ہے اور یہ قانون پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس سے قبل نافذ کر دیا جائے گا۔

مسٹر منظور قادر نے کراچی پہنچنے پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جہاں تک ہم خیال افراد کے درمیان مشترک نظریات پر تبادلۂ خیال کا تعلق ہے اس پر کوئی پابندی عائد نہیں لیکن انہوں نے کہا کہ آئین کے تحت کسی پارٹی کو سیاسی قوت حاصل کرنے کی خاطر اپنے نظریات کے پراپیگنڈے کی اجازت نہیں۔ آپ نے کہا کہ مارشل لاء اٹھتے ہی سیاسی پارٹیوں کی از سر نو تشکیل کرنی ہو گی۔ آپ نے کہا کہ حکومت اس بات پر غور کر رہی ہے کہ سیاسی سرگرمیوں کے تنظیمی ڈھانچہ کے متعلق ایک قانون نافذ کیا جائے اس سلسلہ میں ایک قانون تیار بھی کیا جا رہا ہے اس قانون میں ان شرائط کی وضاحت کر دی جائے گی کہ سیاسی پارٹیوں کا تنظیمی ڈھانچہ کیا ہوگا وہ کس شرائط کے تحت چندے جمع کریں گی اور اپنے نظریات کے پراپیگنڈے کے نتیجے کس طرح قائم کریں گی۔ آپ نے کہا کہ اگر قومی اسمبلی اس قانون میں ترمیم کرنا چاہے تو وہ ایسا کر سکے گی۔

زرمبادلہ کی کمی پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ ہے

راولپنڈی ۱۴ر اپریل بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے تین ارکان کے وفد نے کل وزارت صنعت کے سیکرٹری مسٹر ایس ایم یوسف سے ملاقات کی۔ مالیاتی فنڈ کے ڈائرکٹر کرڈول سے مسٹر یوسف کی بات چیت میں ملک کی صنعتی پالیسی نجی شعبہ میں صنعتی ترقی کی رفتار، پیداوار میں اضافہ بیرونی مقابلہ سے تحفظ کے لئے محصول کی رعایتوں اور غیر ملکی منڈیوں میں کاروباری مقابلہ پر غور کیا گیا۔ سرمایہ کاری کے شیڈول کے تحت نجی صنعتی شعبہ میں ۹۲ فیصد سے زیادہ سرمایہ جذب کرنے پر مشن نے پرائیویٹ صنعتوں کی ترقی کے سوال پر اطمینان ظاہر کیا اور شیڈول میں متوقع نظر ثانی کے بنیادی اصولوں کے بارے میں استفسار کیا۔ مسٹر یوسف نے انہیں بتایا کہ سرمایہ کاری کے حجم میں اضافہ اس بات کا آئینہ دار ہے کہ بیرونی سرمایہ کاروں کو پاکستان کی صنعتی استعداد پر کتنا بھروسہ ہے۔ آپ نے کہا کہ غیر ملکی زرمبادلہ کی کمی ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ہے اور زرمبادلہ کا

انتظام ہو جائے تو نجی صنعت کاروں کی طرف سے ضروری سرمایہ کے حصول میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔ آپ نے بتایا کہ یہ شیڈول ۱۹۶۰ء کے اعداد و شمار کی بنیاد پر تیار کیا گیا تھا۔ بہرحال انہوں نے کہا کہ دوسرے پانچ سالہ منصوبہ میں جو حدیں مقرر کی گئی تھیں حکومت ان پر قائم رہے گی۔ آئندہ پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کا خیال ہے کہ اب صنعتی ترقی کے معاملہ میں زیادہ توجہ صارفین کی ضرورتیں پوری کرنے کی بجائے بھاری

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

درج ذیل کام کے لئے پرسنٹیج ریٹ سر بمہر ٹنڈر ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر زیر دستخطی ۲۵ر اپریل ۶۲ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک وصول کریں گے۔ ٹنڈر مقررہ فارم پر ارسال کئے جائیں جو دفتر سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے بارہ بجے برسر عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمیناً لاگت بشمول ٹنڈر پرسنٹیج	زر بیعانہ جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور کے پاس جمع کرایا جائے	تکمیل کی مدت
	کریوسوٹنگ پلانٹ ڈپو ہری پور بند میں GHARAS کے لئے ریٹ دوم۔ سائیکل شیڈ PRI VIES اور شیلٹر مہیا کرنا۔ اسٹیمیٹ نمبر ۱۴ بابت ۱۹۶۱ء - ۶۲ء	۱۴۰۰۰/- روپے	۳۰۰/- روپے	تین ماہ

۲۔ صرف وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں ٹنڈر ارسال کریں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں انکو اپنے سابق تجربہ اور مالی حالت کی اسناد ہمراہ لا کر ۲۵ر اپریل ۶۲ء سے پیشتر اپنے نام رجسٹرڈ کرانے چاہئیں۔

۳۔ مفصل شرائط اور کوائف اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس پلان اور تخمینہ کسی بھی یوم کار کو زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم ترخ یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ ۲۵۔ اپریل ۶۲ء سے قبل ہی زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو ریٹ کا حوالہ تمام لیبر اور میٹریل کے لئے دینا چاہیئے اور ان کو چاہیئے کہ کام کی اصل نوعیت [illegible] میں ٹنڈر دینے سے پیشتر موقعہ کا معائنہ کر کے اطمینان کر لیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹڈیوں کے انڈے تلف کرنے میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی قابل قدر مساعی

(بقیہ صفحہ اول)

مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مہتمم مقامی کی درخواست پر خطبہ جمعہ میں خدام کو اس کام کے لئے رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کرنے کی تحریک کی چنانچہ نماز جمعہ کے معاً بعد پچاس سے زائد خدام کی ایک دوسری پارٹی مکرم عبد الحکیم صاحب جوزا نائب مہتمم تعلیم کی قیادت میں ڈاور کے علاقہ میں روانہ کی گئی جہاں اس پارٹی نے شام تک پیلووال صد لنیاں کے گرد و نواح میں محکمہ جنگلات کے ذخیرے اور کھیتوں میں جراثیم کش دوائیاں چھڑکیں اس طرح مجموعی طور پر صبح سے شام تک خدام نے تین سو ایکڑ رقبہ میں ٹڈیوں کے انڈے تلف کئے۔ خدام کو مختلف پارٹیوں میں ربوہ سے روانہ کرنے اور انہیں متاثرہ علاقے میں پہنچانے کے کام کی نگرانی مکرم حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی نائب مہتمم خدمت خلق نے کی۔

زرعی کارکنوں نے خدام کے جذبہ خدمت خلق اور انتھک محنت کی بہت تعریف کی اور ڈسٹرکٹ ایگریکلچر آفیسر نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا کہ ان کے خدام نے سالانہ امتحانوں کے باوجود نہایت ذوق و شوق کے ساتھ ایک قومی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا اور ایک ایسے آڑے وقت میں ان کی امداد کی جبکہ علاقے بھر میں کہیں سے بھی امداد میسر نہیں آ رہی تھی۔

چھڑک کر انڈوں کو تلف کرنا تھا چنانچہ کل محمد یعقوب صاحب چوہان انسپکٹر زراعت تحصیل چنیوٹ نیاز محمد صاحب فیلڈ اسسٹنٹ ربوہ اور مبارک حسین شاہ صاحب فیلڈ اسسٹنٹ لالیاں کی درخواست پر صبح سات بجے ۷۰ خدام اور اطفال کی ایک پارٹی مکرم شیخ عبد الخالق صاحب کی زیر نگرانی متاثرہ علاقے کی طرف روانہ کی گئی جس نے ڈاور اور اس کے گرد و نواح کے علاقے میں مختلف گروپوں میں تقسیم ہو کر زرعی کارکنوں کی زیر ہدایت چھ مربع میل کے علاقے میں جراثیم کش دوائیں چھڑکیں۔ یہ پارٹی وہاں مسلسل ۴½ بجے دوپہر تک کام کرتی رہی اس کے بعد یہ خدام نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے ربوہ واپس آ گئے۔ چونکہ کام ابھی باقی تھا اس لئے محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے

ہمدرد و نسوال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں